سوال

(192) قبل ازوقت زکوۃ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ماہ رمضان میں زکوۃ ادا کردیتے ہیں لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دوران سال کوئی ضرورت، مند ہمارے سامنے آتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ مال زکوۃ سے اس کا تعاون کریں، کیا قبل ازوقت زکوۃ ادا کی جا سکتی ہے، شرعی طور پر اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ کے فرض ہونے کی تین شرائط ہیں۔

1۔ مال نصاب کو پہنچ جائے۔ 2۔ مال، ضروریات سے فاضل ہو۔ 3۔ اس مال پر سال گزر جائے

اگر ایک آدمی نے ان شرائط کی موجودگی میں زکوۃ ادا کر دی ہے، اس کے بعد پھر اس کے سامنے کوئی ضرورت مند آ جاتا ہے اور وہ شخص مال زکوۃ کے علاوہ اپنی گرہ سے اس کا تعاون کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو وہ زکوۃ فرض ہونے سے پہلے بھی اس سے تعاون کر سکتا ہے، یعنی زکوۃ کی ادائیگی قبل ازوقت کر سکتا ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیا زکوۃ اپنے وقت سے پہلے ادا ہو سکتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔[1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوۃ دینا جائز ہے اور اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمة اللہ علیہم کے ہاں بھی قبل ازوقت زکوۃ ادا کرنا جائز ہے۔ چنانچہ امام ابو داؤد نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے ’’قبل ازوقت زکوۃ ادا کرنے کا بیان‘‘ جبکہ امام ابن حزم رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وقت سے پہلے زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، ہمارے رجحان کے مطابق امام ابن حزم رحمة اللہ علیہ کا موقف مرجوح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداؤد، الزکوۃ: ۱۶۴۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:190

محدث فتویٰ